آستانہ عالیہ چشتیہ بھوجا گاؤں مقدسہ

فضیلت دستار جدار

سنہ ۲۰۲۲ء

ناشر

محمد مناظر حسین فریدی ★ محمد سرفراز عالم فریدی

بفیض آستانہ عالیہ چشتیہ بھوجا گاؤں مقدسہ، اسلام پور ضلع اتر دیناجپور (بنگال)

کشف الحقیقت

باب خواجہ علی چشتی

۱۴۴۳ھ

جدول دستار فضیلت

۲۰۲۲ء

محمد مناظر حسین فریدی

محمد سرفراز عالم فریدی

باعانت

قائد ملت ناشر مسلک اہل سنت حضرت علامہ و مولانا قاری ابوسعید برکاتی صاحب

بانی و پرنسپل دار العلوم ضیائے مصطفٰے، کانپور (یوپی)

بحمایت

ناشر مسلک اولیاء چشتیت و ذاکر مسلک فریدیت حضرت علامہ و مولانا محمد فضل کریم فریدی صاحب

استاذ دار العلوم ضیائے مصطفٰے، کانپور (یوپی)

باشارت

افضل العلماء حضرت علامہ و مولانا رفاقت حسین فریدی صاحب

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ چشتیہ بھوجا گاؤں مقدسہ

فہرست مضامین

خراجِ عقیدت بارگاہِ خواجہ سید علی چشتی رضی اللہ عنہٗ

(کلامِ حضور قاضیٔ بنگال)

علی چشتی ہے سلطان المشائخ بدر اولیاء
چراغ چشت ہے یکتا امیں نور اصفیاء

ہزاروں میں نہیں لاکھوں میں یکتا اپنے زمانے میں
ہوئے روشن ضمیر بے گنتی جنکے در سے اتقیاء

کرامت سنگ کے پاروں کی جو ظاہر ہے یہاں زمانے سے
کہیں دیکھا نہ اڑتے سنگ کے ٹکڑے یا شہِ اولیاء

علی چشتی کے در پہ آنے والے نہ پھیرے خالی
عقیدت شرط ہے در پہ یہ سمجھو شان اولیاء

زمانے کی رنگت کیا ہے ابتر شور ہے برپا
چھپا لو اپنے دامن میں یا خواجہ شاہ اولیاء

اجو دھن دلی و سیکری ہے جس کا مرکز اعلیٰ
انہیں کہتے ہیں زین اللہ چشتی نور اولیاء

شریعت اور طریقت کا ہے چشمہ جس سے یہاں جاری
وہی زین اللہ چشتی ہے سراسر فیض اولیاء

معینِ بینوا بھی ہے فریدی یا علی چشتی
عقیدت کر عنایت یا فریدی شیخ اولیاء

تذکرۂ سلطان المشائخ قطب الاقطاب حضرت مخدوم خواجہ سید علی چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اربابِ طریقت ومحبان خواجگان سے عرض ہے کہ سلطان المشائخ مخدوم خواجہ سید علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور حضور مخدوم شیخ الاسلام شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ دونوں ہی حضور شیخ الشیوخ العالم مخدوم خواجہ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں، دونوں ہی کی اصل دہلی ہے۔

لہٰذا مخدوم خواجہ سید علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مقدس مغربی بنگال کے ضلعوں میں سے ضلع اتر دیناجپور کے شہر اسلام پور سے پورب سترہ کیلومیٹر کی مسافت پر بھوجا گاؤں شریف میں آپ کا مزار مبارک ہے۔

(ماخوذ: ''التعارف'' مؤلف حضور قاضی بنگال)

نسب نامہ

#		تاریخ وقات
1	حضرت مولیٰ علی مشکل کشاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۰ھ
2	حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۱ھ
3	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸ر محرم ۹۴ھ
4	حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷ر ذی الحجہ ۱۱۴ھ
5	حضرت عبداللہ دقدق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱۸ھ
6	حضرت ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۶۰ھ
7	حضرت ناصر ادہم بلخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
8	حضرت ابراہیم بلخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام	۲۶۷ھ
9	حضرت ناصر الدین واعظ الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
10	حضرت عبداللہ واعظ الاصغر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
11	حضرت مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
12	حضرت سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
13	حضرت نصیر الدین محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
14	حضرت فرخ شاہ کابلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
15	حضرت محمد یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
16	حضرت عبدالرحمن احمد شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
17	حضرت سراج الدین شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
18	حضرت جمال الدین سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
19	حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۶۵ھ

تذکرۂ قطب العالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رضی اللہ عنہ
پاک پٹن (پاکستان)

★ سجادۂ پاکپٹن حضرت شیخ بدر الدین سلیمان بن فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وصال: ۴ر شعبان ۷۲۰ھ (بحوالۂ گلزارِ فریدی نیز اخبار الاخیار)

آپ اپنے پدر بزرگوار کے خلف الرشید وسجادہ نشین تھے وخواجہ غور، خواجہ زور کے ہم عصر تھے جو کہ خلفائے خواجگان چشت سے تھے، اور آپ بصدر حیات گنج شکر اجودھن میں تشریف لائے تھے۔

بابا فرید گنج شکر نے تبرکاً وشیخ شہاب الدین وشیخ بدر الدین ہر دو صاحبزادوں کو کلاہِ ارادت خواجگان موصوف سے دلائی تھی ومرید کرایا تھا۔

★ دیوان حضرت علاء الدین بن بدر الدین سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ وفات: ۷۳۰ھ ازدقیات مقام مزار جوار حضرت گنج شکر بگنبد عالی میں ہے۔

آپ خلف الرشید وسجادہ نشین نیز بزرگانِ گنج شکر سے ممتاز وسرفراز تھے اور بعد وفات اپنے والد کے ۱۶ر برس کی عمر میں سجادہ نشین ہوئے اور ۵۴ر سال حقِ سجادۂ نشینی ادا کیا۔ چنانچہ الی الان مراسم سجادۂ نشینی یکے بادیگرے جاری ہے۔ سلطان محمد تغلق نے آپ کے مزار پر گنبد عالی تیار کرایا تھا۔

★ دیوان حضرت معز الدین بن دیوان مخدوم علاء الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ جلوس سجادۂ نشین یکم شوال ۷۳۴ھ۔ تاریخ وفات: ۱۳ر محرم ۷۴۱ھ (ازگلزار فریدی)
مزار پاک پٹن گنبد کلاں میں

آپ سجادہ نشین حضرت خواجہ علاء الدین پدرِ خود ہیں، جو کہ احمد آباد گجرات میں کفاروں کے ہاتھ سے شربت شہادت نوش فرمایا تھا۔ آپ صاحب وجد و

حال تھے، ہر وقت سماع میں رہتے، سیر و سیاحت کا بڑا شوق تھا۔۱۶/ برس سجادہ متمکن رہ کر رہنمائی خلق فرماتے تھے۔

★ حضرت دیوان فضل الدین ابن دیوان معز الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ وفات: ۷۵۶ھ مقام مزار اندرونی گنبدے کلاں پاک پٹن شریف اپنے والد کے پہلو میں مدفون ہیں۔ (گلزار فریدی)

آپ اپنے والد ماجد کے حینِ حیات سجادہ نشین و مسند خلافت پر فائز ہوئے تھے، صاحب کشف و کرامت، علم و حلم تھے جو شخص آپ کی مجلس سماع میں داخل ہوتا فوراً خوشہائے دنیاوی سے تارک ہو جاتا۔

★ حضرت دیوان منور شاہ ابن دیوان فضل الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ جلوس سجادہ نشین یکم شوال ۷۵۲ھ تاریخ وفات: ۸۰۶ھ

مزار اندورون گنبدے کلاں پاک پٹن (گلزار فریدی)

آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین ہو کر رہنمائے خلق رہے صاحب فضیلت و ریاضت کشف و کرامت تھے۔

★ حضرت نور الدین ابن منور شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ ولادت: ۸۰۶ھ تاریخ وصال: ستائس رمضان ۸۲۴ھ

مقام مزار پاک پٹن شریف (گلزار فریدی)

آپ سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار کے تھے، صاحب حال و قال اور قدم بقدم پیران چشت چلتے تھے۔

★ حضرت دیوان بہاء الدین ابن نور الدین شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ ولادت: ستائیس رمضان ۸۲۴ھ تاریخ وفات: ۷/ رجب ۸۴۲ھ

مقام مزار پاک پٹن شریف (گلزار فرید)

آپ اپنے بھائی کی جگہ میں سجادہ نشین ہوئے اور ہر وقت یادِ الٰہی میں رہتے تھے، صاحب علم و حلم و سماع تھے۔

حضرت بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کے دو صاحبزادے تھے ایک دیوان یونس (تاریخ پیدائش: ۷/رجب ۸۴۲) اور دوسرے وصاحبزادے شیخ سکندر ۸۴۴ھ میں پیدا ہوئے۔ اور حضرت دیوان یونس اپنے والد کے سجادہ تھے، بڑے فیاض صاحب کشف وکرامات تھے۔

★ حضرت شیخ سکندر ابن شیخ بہاؤ الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ ولادت: ۸۴۴ھ

آپ بڑے فیاض صاحب کشف وکرامات تھے۔

★ حضرت شیخ دانیال ابن شیخ سکندر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ ولادت: ۷/ربیع الاول / تاریخ وفات: ۸/ذیقعدہ ۸۷۷ھ

★ شیخ ابراہیم جادو ابن شیخ دانیال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ ولادت: ۸/ذیقعدہ ۸۷۷ھ/ تاریخ وفات: ۱۷/جمادی الاول ۸۹۵ھ

★ حضرت شیخ مبارک ابن شیخ ابراہیم جادو رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ ولادت: ۴/جمادی الاول ۸۹۵ھ / تاریخ وفات: ۴/شوال ۹۱۷ھ

★ حضرت مخدوم صوفی ولی ابن حضرت شیخ مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ ولادت: ۴/شوال ۹۱۷ھ/ تاریخ وفات: ۲۱/رجب ۹۶۹ھ

★ حضرت مخدوم اسحاق ابن مخدوم صوفی ولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ ولادت: ۲۱/رجب ۹۵۹ھ

★ حضرت مخدوم پیر محمد ابن حضرت مخدوم اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ وفات: ۲۵/ذی الحجہ ۱۰۱۸ھ

★ حضرت سید خواجہ علی چشتی ابن مخدوم خواجہ پیر محمد چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ حضرت سید گدا قادری رضی اللہ عنہ کے خلیفہ تھے، آپ کو سلسلۂ قادریہ چشتیہ سہروردیہ طیفوریہ مداریہ وسلسلۂ شطاریہ سے اجازت وخلافت تھی۔

آپ کی تاریخ وفات: ۱۸/محرم الحرام ۱۰۳۱ھ مقام مزار مقدس بھوجا گاؤں مقدسہ

★ حضرت زین اللہ ابن حضرت سید خواجہ علی چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ حضرت خواجہ سید علی چشتی کے صاحبزادے اور جانشین تھے اور آپکی تاریخ وفات ۵/صفر المظفر ۱۰۸۳ھ اور آپ کے چار صاحبزادے تھے۔

حضرت غوث اللہ
بھوجا گاؤں

حضرت ظہور اللہ
بارہ گھریہ بھوجا گاؤں

حضرت حبیب اللہ
بلیا بھوجا گاؤں

حضرت پیر علی
بارہ گھریہ بھوجا گاؤں
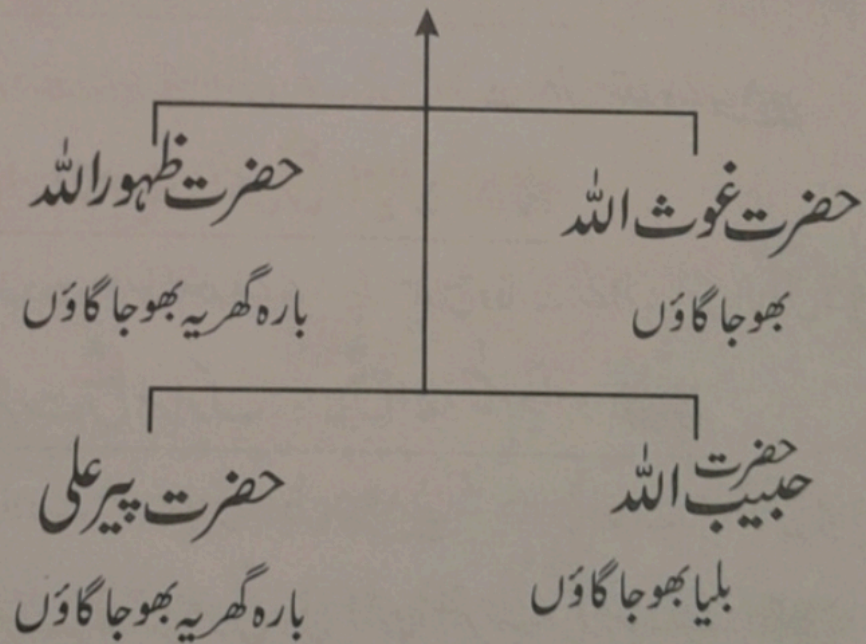
دامادِ حضرت سید خواجہ علی چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت عنایت اللہ

ابن سید گدا قادری

آپ کا مزارِ مقدس گھورالوٹی رام گنج سے ۳/کیلومیٹر پچھم میں واقع ہے۔

سفرِ حضرت خواجہ علی چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا حضرت مخدوم خواجہ سید علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو شہنشاہ اکبر کے عہد حکومت میں فتح پور سیکری کی خانقاہ سے منتقل ہو کر جو ضلع آگرہ کے اندر ہے ممالک کی درگاہوں اور خانقاہوں میں حاضری دیتے ہوئے کشن گنج شہر کے متصل کھگرہ میں تشریف لائے کشن گنج شہر صوبہ بہار کے اضلاع میں سے ضلع پورنیہ کے اندر ہے۔ ان دنوں کشن گنج خود ضلع ہے۔ آپ کے ساتھ کملی شاہ نام کے ایک خادم بھی تھے وہاں کچھ وقت تک آپنے توقف فرمایا۔ اسی اثنا میں آپ کو آگ کی سخت حاجت پیش آئی، کہیں سوکھی لکڑی نظر نہ آئی تو آپ نے آم کے ایک کچا تناور درخت کو اپنے دست مبارک سے اکھاڑ کر آگ لگا دی، اور دونوں آگ تاپنے لگے۔ خواجہ علی چشتی علیہ الرحمہ کی یہ پہلی کرامت وہاں صادر ہوئی۔ یعنی جب حضرت علیہ الرحمہ نے درخت پر اپنا دست مبارک لگا کر گرانے کا حکم فرمایا تو فوراً اکھڑ کر زمین پر گر پڑا۔ اور اس کے بعد جب جلنے کا حکم فرمایا تو آگ لگ گئی۔ درخت کا محض حضرت کے حکم پر اکھڑ کر زمین پر گر پڑنا اور آگ لگ جانا کھلی ہوئی کرامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو جو روحانی طاقت عطا فرمائی ہے عقل وادراک سے بعید ہے۔

ان دنوں ولی گنج میں جو نواب یا راجہ رہتے تھے۔ ان کے سپاہیوں میں سے ایک سپاہی کسی غرض سے کھگرہ اسٹیٹ کی طرف آیا ہوا تھا۔ اس نے دیکھا کہ دو آدمی بیٹھ کر آگ تاپ رہے ہیں۔ وہ قریب پہونچ کر دیکھتے ہی حیران ہو گیا۔ اور جلد واپس ہو کر نواب صاحب سے اس نے واقعہ بیان کر دیا۔ ماجرا سنتے ہی نواب صاحب کا دل کانپ اٹھا۔ انہوں نے تحقیق کرنے کیلئے کچھ سپاہیوں کو

ساتھ لیکراس طرف رانہ ہوئے۔ کچھ آگے بڑھ کرانہوں نے دیکھا کہ واقعی دو آدمی آگ تاپ رہے ہیں۔ پہلے تو نواب صاحب نے سنا ہی تھا جب اپنی نگاہوں سے ماجرادیکھا تو جسم میں جنبش آگئی اس کے بعد اپنے سپاہیوں کولیکر حضرت خواجہ علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت قدسیہ میں حاضر ہوکرنہایت درجہ کی عجز وانکساری کیساتھ آداب سلام بجالائے۔اور دست بستہ کھڑے ہو گئے۔ حضرت نے نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا تم کون ہو؟ اور یہ لوگ کون ہیں؟ یہاں کیوں آئے؟ نواب صاحب نے فروتنی کیساتھ عرض کیا کہ حضور میں ایک ادنیٰ خادم ہوں اور یہ لوگ یہاں کے سپاہی ہیں، بصد تمنا سرکار کودعوت دینے کے لئے حاضر خدمت عالیہ ہوا ہوں۔ برائے کرم قبول فرمائی جائے بڑی مسرت ہوگی۔ حضرت نے فرمایا تمہاری دعوت منظور ہے۔ جاؤ کھانا تیار کرو میں خود ہی تمہارے گھر پہونچ جاؤں گا۔تم کوآنے کی ضرورت نہیں ہے۔بھوجا گاؤں کے بزرگوں سے منقول ہے کہ نواب صاحب نے حضرت کوآزمانے کیلئے گھر میں دو دیگ گوشت پکوایا، اور دونوں دیگ کودربار میں رکھوایا۔ جب حضرت علیہ الرحمہ دربار شاہی میں تشریف لے گئے تو آپ نے دیکھا کہ دربار میں دو دیگیں رکھی ہوئی ہیں، آنے فرمایا کہ نواب صاحب! یہ دیگیں کیسی ہیں؟ نواب صاحب نے لرزتے ہوئے عرض کی کہ ان دونوں ہی میں گوشت پکایا گیا ہے۔ حضرت علیہ الرحمہ نے نواب صاحب سے سنکر اپنی عصا مبارک سے دونوں دیگ پر دوضرب لگائی۔ ضرب لگائی تھی کہ ایک سے خصی زندہ ہوکر ممیاتا ہوا نکل کر بھاگا اور دوسرے سے کتازندہ ہوکر بھونکتا ہوا بھاگا،نواب صاحب وبیگم صاحبہ اور جملہ عملہ یہ ماجرادیکھ کرازخود شرمندہ ہوکر حضرت کے قدم اقدس پر گر گئے اور معافی لے کر مع اہل وعیال داخل سلسلہ ہو گئے۔(بحوالہ کتاب قاضی بنگال)

بھوجا گاؤں تشریف لانے کی حقیقت

اس کے بعد خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے طعام تناول فرمایا اور نواب صاحب کے لئے مخصوص دعائے خیر و برکت کرد۔ بزرگوں سے منقول ہے کہ جب نواب صاحب نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس قسم کی کچھ کرامتیں دیکھیں تو وہ حضرت کو کھگرہ ہی میں رکھنا چاہتے تھے۔ چانچہ بصد تمنی خدمت قدسیہ میں عرض کی کہ حضور اگر حکم ہو تو اسی جگہ خانقاہ بنا دی جائے۔ سرکار نے فرمایا! نہیں۔ یہاں قیام نہیں کروں گا۔ میں یہاں سے اپنی عصا پھینکوں گا جہاں یہ جاکر رکے گی اسی جگہ خانقاہ بنے گی۔ پھر آپ نے اس جگہ سے اپنی عصا مبارک پھینکی تو اس بھوجا گاؤں شریف کی سرزمین پہ آکے رکی تھی ان دونوں یہاں جنگل تھا اور مٹی بالکل سرخ تھی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ناگر ندی ان دنوں اسی بھوجا گاؤں شریف کی سرزمین سے ہوکر رواں تھی۔ حضرت علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے ندی نے اپنا رخ پھیر لیا ہے۔ جو اِن دنوں بھوجا گاؤں شریف سے دو یا تین کیلومیٹر کی مسافت پر مشرق کی جانب سے رواں ہے۔ اس کے علاوہ معتبر ذرائع سے صحیح طور پر یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جس عہد پاک میں سرکار خواجہ سید علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ بھوجا گاؤں شریف کی سرزمین پہ تشریف لائے تھے۔

مہانندہ ندی کی حقیقت

ان دونوں مہانندہ ندی بھی اسی بھوجا گاؤں شریف کی شمالی اور مغربی جانب کی سرحدو سے رواں تھی۔ جب کوئی خاص واقعہ پیش آیا اور خواجہ علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو ناگوار خاطر ہوا۔ تو آپ نے مہانندہ کو حکم فرمایا کہ اس جگہ میری اولاد آباد ہوگی لہٰذا تم اس علاقہ کو چھوڑ کر ایک منزل سے زائد مسافت ہو کے اپنا رخ پھیر لو۔ سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا حکم فرمانا تھا کہ مہانندہ ندی نے بھوجا گاؤں شریف کی شمالی و مغربی جانب کی سرحدوں کو چھوڑ کر شمال و مغرب کی جانب پچیس یا بائیس میل کی مسافت پر اپنا رُخ پھیر لیا جو ان دنوں انہی جوانب سے رواں ہے۔ جب عصا کے رکنے کی جگہ آپ پر ظاہر ہوئی تو کملی شاہ کو کھگرہ میں چھوڑ کر دوسرے ایک خادم کو ساتھ لیکر عصا کے رکنے کی جگہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ وہ جگہ یہی سرزمین بھوجا گاؤں ہے۔ ان دنوں اس جگہ کا نام بھوجا گاؤں نہیں تھا۔ جب حضرت خواجہ علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ اس مقام پر تشریف لائے تو اسی جگہ یہ خانقاہ بنوائی اور سکونت اختیار کی۔ جب نواب صاحب کو آپکی خانقاہ کے متعلق معلوم ہوا۔ تو اپنے سپاہیوں کو ساتھ لیکر پیر و مرشد کی خدمت قدسیہ میں بصد آرزو حاضر ہو کر نہایت درجہ کی عجز و انکساری کیساتھ اداب بجالاتے ہوئے عریضہ پیش کیا کہ حضور! اب آپکے خادم کے لائق کیا خدمت ہے حکم ہو تو بجا لایا جائے۔ خواجہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ مجھے اس جگہ کو آباد کرنا ہے۔ میری اولاد کیلئے کچھ انتظام کر دو کوئی زبردستی نہیں، تمہاری خوشی پر موقوف ہے۔ اگر مناسب سمجھو تو کچھ لاخراج زمین دے دو۔ بھوجا گاؤں شریف کے بزرگوں سے منقول ہے کہ جب حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے لاخراج زمین

کیلئے نواب صاحب کو حکم فرمایا اور وہ دینے کیلئے راضی ہو گئے تو آپ نے
فرمایا لو یہ مصلیٰ! جہاں تک پھیلے وہاں تک کی زمین لاخراج دی دو۔ نواب
صاحب یہ سن کر بہت خوش ہو گئے اور سپاہی کو حکم دیا کہ مصلیٰ کھولو دیکھو کہ
کہاں تک پھیلتی ہے سپاہیوں نے جب مصلیٰ کھولنی شروع کی کہ ابھی کچھ ہی
تہہ کھولی تھی کہ بہت دور تک پھیل گئی۔ نواب صاحب نے دیکھ کر حیران ہو کر
دست بستہ خدمت قدسیہ میں عرض کی، کہ حضور! معلوم ہوتا ہے کہ میرا یہ
علاقہ سرکار کی مصلیٰ کی وسعت سے بہت ہی کم ہے۔ اس کیسامنے اس علاقہ
کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اب سرکار عالی مقام کی جو مرضی ہو سر خم تسلیم
ہے۔ حضرت نے نواب صاحب کی پریشانی کو دیکھ کر سپاہیوں کو روک دینے
کا حکم فرمایا کہ بس اتنا ہی کافی ہے۔ اس جگہ کا نام تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ
کے فرمان عالی کے مطابق بس گاؤں رکھنا تھا۔ لیکن بزرگوں نے بھوجا
گاؤں نام رکھا اسکی بھی وجہ تسمیہ ہے پیچھے بیان ہوگی۔ آمد بر سر مطلب۔
حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان عالی کے بعد نواب صاحب نے معلوم
کرنے کیلئے پیمائش کرائی تو پتہ چلا کہ تین سو ساٹھ بیگہ کی مقدار سے ہے یہ
دیکھ کر نواب صاحب کو بڑی حیرت ہوئی کہ جب مصلیٰ کا یہ رتبہ ہے تو
حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا رتبہ کہاں تک ہے، اندازہ کرنا بہت مشکل ہے۔

العزیز! نواب صاحب نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کھلی ہوئی کرامت
دیکھ کر مذکورہ لاخراج اراضی حضرت کے نذرانے میں دے دی اور لکھ
دی۔ جو اِن دنوں اُن کی اولاد میں کم و بیش بٹی ہوئی ہے اور سبھی قابض
ہیں۔ بزرگوں سے منقول ہے کہ جس دور میں حضور سلطان المشائخ مخدوم
خواجہ سید علی چشتی پیارۂ بنگالی رحمۃ اللہ علیہ فتح پور سیکری سے بھوجا گاؤں

شریف تشریف لائے ان دنوں ان علاقوں میں اشاعت اسلام کا نام ونشان نہ تھا۔لوگ وحدانیت سے بالکل بے خبر تھے بت پرستی اور طرح طرح کے وحشیانہ کاموں میں سرگرم تھے۔شرک اور کفر کا بازار بہت گرم تھا۔غرضکہ زمانۂ جہالت کے اثرات سے لوگ بہت متاثر تھے۔آپ ہی کی سعی بلیغ کا ثمرہ ہے کہ اطراف واکناف میں اسلام کی روشنی پھیلی۔اور جاہلانہ دستور جو مدت مدید وعرصۂ دراز سے مروج تھا دور ہوا۔ان علاقوں کے علاوہ مشرقی کئی ضلعوں تک آپ کی شہرت فقیری تھوڑا ہی عرصہ میں بہت ہی زیادہ ہو گئی۔لوگ جوق در جوق مختلف جگہوں سے آپکی خانقاہ عالیہ میں حاضر ہوکر فیوض وبرکات سے مالامال ہوئے تھے۔ (منقول از قاضی معین الدین)

آپکے پیرومرشد کے دیئے ہوئے پتھر کی حقیقت

سلطان المشائخ حضرت خواجہ سید علی چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب آپکے پیرومرشد حضرت سید گدا قادری نے بنگال جانے کا حکم دیا اور وہاں آباد ہونے کا حکم دیا تو حضور خواجہ علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ حضور وہ جنگلی علاقہ میں اہل وعیال کے ساتھ کس طرح گزارا ہوگا، کیونکہ رات کی تاریکی سے بچوں کو گھبراہٹ ہوگی۔اس وقت آپکے پیرومرشد نے ایک پتھر عنایت فرما کر ارشاد فرمایا جب آسمان کا سورج غروب ہو جائے گا تو اس وقت یہ پتھر بشکل سورج روشن ہو جائے گا۔آپکی حیات زندگی تک کہ یہ پتھر آپکی ہر تاریکی رات کو روشن ہو جایا کرتا تھا۔اور آپکے پیرومرشد نے فرمایا تھا کہ جب تمہارا وصال کا وقت آئیگا تو یہ پتھر پھٹ کر چار ٹکڑا ہو جائے گا۔وہ پتھر کے چار ٹکڑے آج بھی آپ کے مزار مقدس میں موجود ہیں۔

حضرت خواجہ علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت اور ایک ترکی

صحیح طور پر منقول ہے کہ جب حضور سلطان المشائخ حضرت مخدوم خواجہ سید علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ بھوجا گاؤں شریف میں قیام پذیر ہوئے تو تھوڑے ہی دنوں کے بعد آپ کی شہرت بہت دور تک پھیل گئی اور مختلف اماکن سے بزرگان دین آپکی خدمت قدسیہ میں حاضر ہو کر فیوض و برکات حاصل کرنے لگے۔ یہاں تک کہ آپکی فقیری کی شہرت دہلی تک پہونچ گئی۔ جب شہنشاہِ اکبر نے آپکے متعلق سنا تو دہلی بلانے کیلئے ایک ترکی اور دوسرا مداری سپاہیوں کو آپکی خدمت قدسیہ میں روانہ کر دیئے کہ جاؤ ان کو بہت تعظیم و تکریم کے ساتھ دہلی لاؤ۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بلانے کی وجہ یہ تھی کہ شیخ الاسلام خواجہ شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ شہنشاہ اکبر کے پیر تھے، وہ خوب تر جانتے تھے کہ دونوں حضرت خواجہ سید علی چشتی و خواجہ شیخ سلیم چشتی رحمہا اللہ تعالیٰ علیہ ایک ہی گھر کے ولی ہیں۔ جب شیخ الاسلام خواجہ شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا۔ اور حضرت سید علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے بنگال کی سرحد پہ اقامت کرنے کی انکو خبر ہوئی تو وہ حضرت سید علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو بلا کر دہلی میں رکھنا چاہتے تھے اس وجہ سے انہوں نے دو سپاہی کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت قدسیہ میں روانہ کیا تھا الغرض جب دونوں سپاہی نے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر شہنشاہ اکبر کا پیغام سنایا تو آپ نے پیغام سنتے ہی دونوں کی طرف بنگاہ جلالی دیکھ کر فرمایا کہ میں شہنشاہ اکبر کو کیا جانتا ہوں۔ مجھے شاہی دربار کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ دونوں کی طرف دیکھ کر یہ فرمانا تھا کہ دونوں ہی دو جگہ پہ جل کر رہ گئے۔ بزرگوں سے منقول ہے کہ دونوں

کو اسی جگہ خانقاہ کے قریب دفن کر دیئے گئے تھے اور دونوں کی قبر کے پاس اپنے ہی سے دو درخت پیدا ہوئے تھے۔ ایک ترکی اور دوسرا مداری کے نام سے مشہور تھے۔ واضح رہے کہ جب شہنشاہ اکبر کو دونوں سپاہی کے متعلق صحیح خبر معلوم ہوئی تو انہوں نے حضرت مخدوم خواجہ سید علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا اس کے بارے میں کچھ بھی منقول نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی کرامتیں ہیں یہاں تحریر کی گنجائش نہیں ہے۔

حضرت خواجہ علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا بیان

بھوجا گاؤں شریف کے بزرگوں سے صحیح طور پر منقول ہے کہ جس روز حضور مخدوم خواجہ سید علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا۔ ایک نیک مرد نے بازار میں آپ کے وصال کی خبر پہونچادی گئی۔ چونکہ اس طرف بہت سے مریدان اور متوسلین تھے اسلئے جنازہ میں حاضر ہونے کی غرض سے خبر پہونچادی گئی اور اعلان بھی کر دیا گیا۔ جب وہاں کے لوگوں نے آپ کے وصال کی خبر سنی تو دیوانہ وار بہت لوگ نماز جنازہ میں شرکت دینے کی خاطر روانہ ہو گئے۔ راستہ میں اچانک ان لوگوں نے دیکھا کہ حضور مخدوم خواجہ سید علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ ڈولی پہ سوار ہو کر اس طرف تشریف لے جا رہے ہیں یہ دیکھ کر سب لوگ حیرت زدہ ہو کر ڈولی کے پاس جا کر عرض کرنے لگے کہ حضور ہم لوگ تو آپ کے وصال کی خبر سن کر آپکے جنازہ کی نماز میں شرکت کرنے کو جا رہے ہیں اور حضور ڈولی پہ سوار ہو کر خدا جانے کہاں تشریف لئے جا رہے ہیں، اس میں کیا راز مخفی ہے حضور ہی کو معلوم ہے۔ برائے کرم ہم لوگوں کو بھی اشارہ کر دیا جائے۔ تا کہ سکون قلب حاصل ہو۔

حضرت سید علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، تم لوگ ضد نہ کرو۔ بھوجا گاؤں چلے جاؤ وہاں جنازہ تیار ہے۔ جب مریدوں نے اپنے پیرومرشد سے اس طرح سنا تو بے تامل بھوجا گاؤں کی طرف روانہ ہو گئے اور یہاں آکر دیکھتے ہیں کہ واقعی آپکا جنازہ تیار ہے۔لوگ جوق در جوق ہر جانب سے نماز جنازہ میں شرکت دینے کو آ رہے ہیں۔ جب جنازہ کی نماز ہوگئی اور ایک نیک مرد کے دیوانوں نے راستہ کا واقعہ سبھوں کے سامنے بیان کیا۔ تو سبھی حیران ہو گئے اور ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی۔اور ہر ایک کی زبان پہ یہ جاری ہو گیا کہ واقعی اللہ کے ولی مرتے نہیں بلکہ لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں۔

منقبت

جاں نثار مصطفیٰ ہیں سیدی خواجہ علی
عاشقِ خیر الوریٰ ہیں سیدی خواجہ علی

راہِ حق سے ہم بھٹک جائیں یہ ممکن ہی نہیں
کتنے پیارے رہ نما ہیں سیدی خواجہ علی

کیوں کسی کے پاس جائیں در تمہارا چھوڑ کر
آپ ہی کا آسرا ہیں سیدی خواجہ علی

نسبت خواجہ پیا ہے اور فرید پاک بھی
چشتیوں کی ایک ضیاء ہیں سیدی خواجہ علی

علم و تقویٰ کا وہ بحرِ بے کراں ہیں بالیقیں
مشعلِ راہِ ہدیٰ ہیں سیدی خواجہ علی

ملحد و بے دین کو راہِ ہدایت مل گئی
علم کا روشن دِیا ہیں سیدی خواجہ علی

پیکرِ عشقِ رسالت بالیقیں اشرفؔ ہیں وہ
تابشِ عشق و وفا ہیں سیدی خواجہ علی

(نتیجۂ فکر: مقتدر اشرفؔ فریدی)

شجرۂ عالیہ چشتیہ آبائیہ

بھوجا گاؤں شریف، اسلام پور ضلع اتر دیناجپور (بنگال)

یا الٰہی تو اپنی ذات کبریا کے واسطے
رحم کر مجھ پر محمد مصطفیٰ کے واسطے
تاریخ وفات: ۱۱ھ

من عرف کے رمز کھول دے بہر مرتضیٰ
مشکلیں حل کر علی مشکل کشا کے واسطے
تاریخ وفات: ۴۰ھ

حضرت خواجہ بصری حسن کا واسطہ دیتا ہوں میں
تاریخ وفات: ۱۱۱ھ
شیخ عبدالواحد بن زید شاہ کے واسطے
تاریخ وفات: ۱۷۷ھ

فضل کر ہم پر طفیل خواجہ ابن عیاض
تاریخ وفات: ۱۸۷ھ
شیخ ابراہیم بلخی بادشاہ کے واسطے
تاریخ وفات: ۱۶۲ھ

حضرت خواجہ حذیفہ کیلئے تو رحم کر
تاریخ وفات: ۲۰۲ھ
خواجہ بصری ہبیرہ رہنما کے واسطے
تاریخ وفات: ۲۸۷ھ

خواجہ ممشاد کی خاطر ہم سبھوں کا دل شاد کر
تاریخ وفات: ۲۹۹ھ
شیخ بو اسحاق قطب چشتیہ کے واسطے
تاریخ وفات: ۳۲۹ھ

خواجہ ابدال احمد بو محمد مقتدا
تاریخ وفات: ۳۵۵ھ
شیخ بو یوسف جناب باصفا کے واسطے
تاریخ وفات: ۴۵۹ھ

خواجہ مودود حق خواجہ حاجی شریف
تاریخ وفات: ۵۲۴ھ
خواجہ عثمان ہارون مقتدا کے واسطے
تاریخ وفات: ۶۰۰ھ

والیٔ ہندوستان خواجہ معین الدین حسن
نائب حضرت رسول کبریا کے واسطے
تاریخ وفات: ۶۳۳ھ

مجھکو تیرے فضل سے حاصل ہو تسلیم ورضا
خواجہ قطب الدین کاکی حق نما کے واسطے
تاریخ وفات: ۶۳۴ھ

کر عطا شیرینی خواجہ گنج شکر
شیخ فرید الدین تاج الاولیاء کے واسطے
تاریخ وفات: ۶۶۹ھ

ہو مجھے دنیا میں دیدار نبی بہر خواجہ نظام
شاہ محبوب الٰہی مقتدا کے واسطے
تاریخ وفات: ۷۱۵ھ

دل کو روشن کر طفیل خواجہ سراج جہاں
شاہ سراج الدین تاج الاولیاء کے واسطے
تاریخ وفات: ۷۵۸ھ

کر عطا عشق و محبت بہر علاء الحق
حضرت علاؤالحق صاحب پنڈوا کے واسطے
تاریخ وفات: ۸۰۰ھ

عالِم عِلمِ شریعت بحارِ و علم و شرف
یعنی مخدوم سمنان اشرف الاولیاء کے واسطے
تاریخ وفات: ۸۰۸ھ

رزق حسن دے ہمیں عبدالرزاق کیلئے
بندۂ عبدالرزاق نور الاولیاء کے واسطے
تاریخ وفات: ۸۷۲ھ

ہو سکون قلب سید اسماعیل مجھکو نصیب
حضرت جعفرو سید گدا کے واسطے

قطب وحدت راحت دل صاحب سوزوگزار
سید علی چشتی شہ جود وسخا کے واسطے
تاریخ وفات: ۱۰۳۱ھ

زینت دین و دنیا سے مزین کر ہمیں
حضرت زین اللہ چشتی باصفا کے واسطے

طریق راہ ہدایت دے طریق اللہ کیلئے
ہماری کفایت فرما کفایت اللہ کے واسطے

دل مارا کن جلی بہر ابراہیم علی
خواجہ دیدار علی مہ لقا کے واسطے

بخش دے جرم و خطا بہر محمد مصطفیٰ
نبی بخش وصفی و مشیر رہنما کے واسطے

فضل کر فضل کریم غمزہ برپا کریم
غوث وخواجہ کی رضا احمد رضا کے واسطے

★ ★ ★

سلسلۂ شطاریہ میں مذکورہ سلسلہ یہ ہے

۱	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۲	حضرت علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳	حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۵	حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۶	حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۷	حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۸	حضرت خواجہ ابومحمد عشقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۹	حضرت ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۰	شیخ خدا قلی ماوئی عراالھندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۱	شیخ شاہ محمد عاشق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۲	شیخ محمد عارف طیفوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۳	شیخ عبداللہ شطاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاریخ وفات: ۸۲۲ھ
۱۴	سید علی بنگالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام بھوجا گاؤں، اسلام پور، اتر دیناجپور (بنگال)
۱۵	میر سید علی شاہ عاشقاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۶	ابوتراب شاہ دوست محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرف شاہ دوسی لکھنوی
۱۷	سید عبدالرزاق بانسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۸	مولانا نظام فرنگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۹	محمد مقیم جائسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۰	میر اسماعیل سلوی
۲۱	شاکراللہ سندلوی
۲۲	نجات اللہ کرسوی
۲۳	عبدالحکیم فرنگی، محمد نعیم، محمد اسلم، محمد باقر (یہ تینوں عبدالحکیم کے خلیفہ تھے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلافت نامۂ مخدوم خواجہ سید علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرقۂ خلافات خانوادۂ چشت اہل بہشت ۵
اللّٰھم انی توکلت علی الذی لا یموت حبیب اللہ لا الہ الا ھو
رَبّ العرش العظیم ۵

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ سرکار دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سلطان شاہ مردان مرتضیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت حسن بصری قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ عبد الواحد ابن زید قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ فضیل ابن عیاض قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سلطان خواجہ ابراہیم ابن ادھم بلخی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ حذیفہ المرعشی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امین الدین ھبیرۃ البصری قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ابو احمد چشتی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت قطب الدین مودود چشتی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ حاجی شریف زندانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجۂ خوجگان خواجہ معین الدین حسن چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ قطب الدین کاکی اوشی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم خواجہ سراج الحق والدین آئینہ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم علاؤالحق لاہوری پنڈوی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم پیر دستگیر اشرف جہانگیر سمنانی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت حاجی الحرمین حاجی عبدالرزاق نورالعین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم خواجہ حسین قتال قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم سید جعفر لاڈ قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم سید اسماعیل چشتی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم سید محمد گدا قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سلطان المشائخ مخدوم خواجہ سید علی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

AASTAN-E-AALIYA
CHISHTIYA BHUJAGAON MUQADDASA
Islampur, Distt. Uttar Dinajpur (West Bengal)
RAZA PRESS - 9839164581